بیت المال

ایک دیرینہ رکن جماعت کی حیثیت سے ' میرے لیے یہ صورتِ حال سخت تشویش کا باعث ہو رہی ہے کہ کچھ عرصہ سے جماعت ہی کے حلقوں میں عام طور پر یہ باتیں کہی اور سنی جا رہی ہیں کہ اب جماعت وہ جماعت نہیں رہی ' اور جماعتِ اسلامی میں دیانت و امانت کا وہ معیار جس کے ہمیشہ مخالفین بھی معترف رہے ہیں ' اب نہیں رہا۔ بیت المال کے استعمال میں امانت و دیانت نہیں ہو رہی اور جن مدات میں رقوم دی جاتی ہیں ' اپنی مرضی سے ان میں تصرف کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر پاسبان اور اس کے فنڈز کی فراہمی کے بارے میں کئی قسم کی باتیں جماعتی حلقوں میں گردش کر رہی ہیں۔ اس سے پہلے کبھی بھی اس قسم کی باتیں سننے میں نہیں آتی تھیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ براہِ کرم اس بارے میں وضاحت فرمائی جائے ' تاکہ ہم ذہنی انتشار سے بچ کر یکسوئی سے کام کر سکیں۔

انفرادی لغزشوں اور کوتاہیوں سے خالی ہونے کا دعویٰ تو کوئی جماعت بھی نہیں کر سکتی ' لیکن یہ بات پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ جماعتِ اسلامی کے بیت المال میں رقوم کی آمد و صرف کا پورا نظام اور تمام معاملات آج بھی اسی طرح مکمل امانت و دیانت اور قواعد و ضوابط کے مطابق چلائے جا رہے ہیں ' جس طرح روزِ اوّل سے چلائے جاتے رہے ہیں۔ جو رقم بیت المال میں آتی ہے اس کی رسید کاٹی جاتی ہے اور اس کا اندراج ہوتا ہے۔ جو رقم خرچ ہوتی ہے اس کی رسید لی جاتی ہے ' اور اس کا بھی اندراج ہوتا ہے۔ تمام اخراجات اس بجٹ کے مطابق ہوتے ہیں جو مرکزی شوریٰ ہر سال اپنے سالانہ اجلاس میں منظور کرتی ہے۔ جماعت کے تحریکی ' سیاسی اور اجتماعی کام کی نوعیت کی وجہ سے جن اخراجات کا بجٹ سے باہر ہونا ناگزیر ہوتا ہے ' وہ بھی قواعد و ضوابط کے مطابق ایک مقررہ کمیٹی اور امیر جماعتِ اسلامی کی منظوری سے ہوتے ہیں۔ آمد و خرچ کے مکمل حسابات رکھے جاتے ہیں اور مرکزی شوریٰ کا مقرر کردہ آڈیٹر ان حسابات کا ہر سال آڈٹ کرتا ہے۔ اس کی آڈٹ رپورٹ بھی مرکزی شوریٰ کے سامنے منظوری کے لیے پیش ہوتی ہے۔ گویا جماعت اپنی روایات کے مطابق جو طریقِ کار لے کر چلی ہے اس پر پوری طرح کاربند ہے۔ اس الزام کی کوئی حقیقت نہیں کہ جن مدات میں رقوم دی جاتی ہیں ' ان میں اپنی مرضی سے تصرف کیا جاتا ہے۔ جب رسید ایک متعین مد کی کاٹی جاتی ہے ' اور حساب کی کتابوں میں اندراج بھی اسی مد کے تحت ہوتا ہے ' تو اپنی مرضی سے تصرف کی بات

محض بدگمانی ہے۔

پاسبان اور اس کے فنڈز کے بارے میں جو کچھ کہا جا رہا ہے اسے متعین کرنے کے بجائے آپ نے "کئی قسم کی باتیں" کہنے پر اکتفا کیا ہے' اس لیے میرے لیے یہ ممکن نہیں کہ میں ان باتوں کی تردید یا تصدیق کر سکوں۔ ہاں' میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ابھی تک پاسبان کو کوئی فنڈ جماعت کے مرکزی بیت المال سے فراہم نہیں کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ پاسبان کو فنڈز کی فراہمی بیت المال سے کرنے میں کوئی امر مانع ہے' بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاسبان کی جو اسکیم مرکزی شوریٰ نے منظور کی تھی' اس میں یہ بھی پیش نظر تھا کہ پاسبان مالی طور پر خود کفیل ہو' اپنے وسائل خود فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو' اور وہ بیت المال پر بار نہ بنے۔ لیکن کیونکہ پاسبان مرکزی شوریٰ ہی کی قائم کردہ ایک تنظیم ہے' اس لیے اگر تحریکی مفاد میں امیر جماعت' مالیاتی کمیٹی یا مرکزی شوریٰ اس کو بیت المال کے عمومی فنڈز سے کوئی رقم فراہم کرے تو اس پر کسی اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

آپ کا یہ تاثر کہ پہلے کبھی بھی اس قسم کی باتیں سننے میں نہیں آتی تھیں' اس کی ایک وجہ انسانی حافظہ کی کمزوری ہے۔ آج سے ۳۵ سال پہلے' ۱۹۵۷ کے بعد جو گروہ جماعت سے الگ ہوا تھا اس کا ایک بہت بڑا الزام یہی تھا کہ "نظامِ مالیات بھی از سر تا پا تبدیل ہو چکا ہے ... خرچ میں اب وہ احتیاط اور بیت المال کے بارے میں اب وہ احساسِ ذمہ داری بھی باقی نہیں رہا کہ جو دورِ اوّل میں تھا"۔ اور دور جایئے تو اسلام کے صدرِ اوّل میں' اس ذات کے بارے میں جو امین اور معصوم عن الخطا تھی (صلی اللہ علیہ وسلم) خود قرآن کی یہ شہادت موجود ہے کہ وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ "ان میں سے بعض لوگ صدقات کی تقسیم میں آپ پر اعتراضات کرتے ہیں" (التوبہ) ہم لوگ تو خطا کار بھی ہیں' اور اس ذاتؐ کی خاکِ پا کے بھی برابر نہیں۔

اگر آپ' اور جماعت کے تمام متعلقین' اس اصول کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ جس طرح شراب' سود اور زنا منع اور حرام ہیں' اسی طرح بدظنی' بہتان' بلا تحقیق باتوں کا نقل کرنا' اور غیبت کرنا بھی منع اور حرام ہیں اور جس بات کو الزام لگانے والا ثابت نہ کر سکے وہ بہتان یا قذف کے علاوہ اور کچھ نہیں' اور اس کو منہ سے نکالنے پر بھی ایک اسلامی معاشرہ میں وہ حد و تعزیر کا مستحق ہو جاتا ہے۔ پھر ایسی مبہم گفتگوئیں کہ جماعت وہ جماعت نہیں رہی' اب امانت و دیانت کا وہ معیار نہیں رہا' ہمز' لمز' اور هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ کی تعریف میں بھی آتی ہیں۔

ان چیزوں کا سلسلہ اس وقت ختم ہو سکتا ہے جب لوگ یہ باتیں سنتے ہی' ذمہ دارانِ جماعت